نَشْرُ التَّحْقِيْقِ فِيْ بَيَانِ أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ
بنام
افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
اور
تشریحاتِ رضویہ
مؤلف
ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی
مکتبہ برہان

عقیدۂ افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق اعلیٰ حضرت کی تشریحات کا خُلاصہ

نَشْرُ التَّحْقِیقِ فِيْ بَیَانِ أَفْضَلِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ

بنام

افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اور تشریحاتِ رضویہ

مُصنِّف

ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

مکتبہ بُرہان

نام کتاب: نَشْرُ التَّحْقِيقِ فِي بَيَانِ أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ

بنام افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور تشریحات رضویہ

مصنف: ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

صفحات: 60

ناشر: مکتبہ برہان

سن اشاعت: 1444ھ، بمطابق 2023ء

فہرست

تقریظِ جلیل

استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

(شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء دار العلوم امجدیہ کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلّي على أشرف الأنبياء حبيب الكبرياء خاتم الأنبياء و المرسلين عليه التحيّة والسّلام وعلى جميع الصحابة خصوصاً أفضل البشر بعدالأنبياء أبا بكر الصديق رضي الله عنه.

أمّابعد: میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے افضل الصحابہ ہونے پر کتاب بنام "**نَشْرُ التَّحْقِيقِ فِي بَيَانِ أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ** رضی اللہ عنہ" کا چند مقامات سے مطالعہ کیا، خوب پایا۔ اِس کتاب کے مصنّف "**ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری**" ہیں۔ موصوف نے سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے افضل الصحابہ ہونے پر دلائل کے ساتھ خوب تحقیق فرمائی ہے۔ آج کے اِس دور میں اس کی اَشد ضرورت تھی۔ صحابہ کی شان میں کچھ متعصب حضرات طرح طرح کے جملے استعمال کرتے ہیں جو ان کی شان کے لائق نہیں۔ مصنّف موصوف نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کُتب سے دلائل دیتے ہوئے اپنی کتاب کو مدلّل بنایا۔ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو مقبولِ عام و خاص

بنائے۔

آمین بجاہ نبی التہامی المکی المدنی

فقط یک از گدائے غوثیت ورضویت

محمد اسماعیل ضیائی غفرلہ

۵ جنوری ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۰ جمادی الثانی

تقریظِ جلیل

محققین کے لئے خضرِ راہ

أستاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد رفیق عباسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم

اہلِ سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الخلق بعد الانبیاء ہیں۔ ان کی افضلیتِ مطلقہ قرآنِ مجید سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ((وَ لَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ)) [سورۃ النور:22] ترجمہ: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔ "اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ" میں خطاب سارے صحابہ اور اہلِ بیت سے ہے اور "اُولُوا الْفَضْل" مطلق ہے اور ایک قاعدہ اور ضابطہ ہے: "المطلق يجري على إطلاقه" اسی طرح حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ ((اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)) [سورۃ التوبۃ:40] ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یونہی ان کا سب مسلمانوں سے بڑھ کر اتقیٰ ہونا اور ان کا دوزخ سے بہت دُور رکھا جانا قرآنی مسئلہ ہے۔ ((وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى(۱۷))) [سورۃ اللیل:17] ترجمہ: اور بہت اس سے دُور رکھا جائے گا (جہنم سے) جو سب

سے بڑا پرہیز گار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔ اور بکثرت آیات سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہو چکی ہیں اور سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ، اہلِ بیت، تابعین، تبع تابعین اور تمام اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک افضلیتِ مطلقہ حاصل ہے۔

رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیقِ اکبر کا

اور ایسا کیوں نہ ہو، آپ جانشینِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ یارِ غار مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ عاشقِ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ نکہتِ گلزارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ ناشر اَقوالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ ساکن مزارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ پرتوِ کمالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ جلوہِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ نقشہ حالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ صورتِ قالِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ زینتِ دربارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ واقفِ اَسرارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ رفیقِ مزارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ مسافریارِ غارِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ مزاج شناس مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ خلیفہ بلا فصل ہیں، آپ امام المتقین ہیں، آپ اَصدق الصادقین ہیں، آپ مُشیرِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ وزیرِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، آپ سفیر مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خُدا صدیقِ اکبر کا

حمد و صلوٰۃ کے بعد: حضرت سیِّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے افضل الصحابہ ہونے پر کتاب بنام "**نَشْرُ التَّحْقِيقِ فِيْ بَيَانِ أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ** رضی اللہ عنہ"کا چند مقامات سے مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ! بہت عمدہ، بہت ہی بہترین، بلکہ عمدہ ترین، بہت ہی خوبصورت، بہت ہی جامع اور مانع پایا۔ بہت ہی خوبصورت اَلفاظ کا ذخیرہ ہے۔ ذخیرہ کیا، بلکہ دریا کوزے میں بندہ ہے اور محققین کے لئے خضرِ راہ ہے۔ اِس کتاب کے مصنّف "**حضرت علّامہ مفتی عالم باعمل ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری**" ہیں، جو کہ امیر اہلسنّت کے تعلیم یافتہ، تربیت یافتہ اور اِصلاح یافتہ ہیں، اور یہ فیضان امیر اہلسنت کا ہے۔ علّامہ صاحب نے سیِّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے افضل الصحابہ ہونے اور افضل الخلق بعد الانبیاء ہونے پر دلائل کے ساتھ خوب تحقیق فرمائی ہے۔ آج کے اِس پُر فتن دور میں ایک شر ذمہ قلیلہ اور کلاب النار صحابہ اور بالخصوص سیِّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ نازیبا کلمات اور زبانِ طعن دراز کر رہے ہیں، جو کہ کسی حوالے سے بھی درست نہیں ہے۔ علّامہ راشد علی رضوی عطاری صاحب نے اِس فتنے کی سرکوبی فرمائی ہے اور دلائل و براہین بیان فرمائے ہیں۔ علّامہ صاحب نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدِّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا اور دیگر اکابرینِ اہلسنّت کی کُتب سے دلائل دیتے ہوئے اپنی کتاب کو آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے ان کی محنت و کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مقبولِ عام و خاص بنائے اور علّامہ صاحب کو دارین کی سعادتیں، عزتیں، برکتیں، کامیابیاں و کامرانیاں عطا فرمائے۔ ان کے علم

میں، عمل میں، حال میں، قال میں برکتیں عطا فرمائے اور اس حسین گلدستے کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

خادم الطلباء

محمد رفیق عباسی

مدرِّس دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی نمبر 5

امام و خطیب میمن جامع مسجد پہاڑی والی، نزد نیشنل کالج شہید ملت روڈ کراچی

اِنتساب

حقیر سراپا تقصیر **رضویات** پر اپنی اِس اَدنی سی کاوش "**نشز التحقیق فی بیانِ أفضلیة الصدیق** رضی اللہ عنہ" کا انتساب صحابیِ رسول حضرت سیّدنا ابو قُحافہ عثمان بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کرتا ہے، جنہیں افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا والد ہونے کا شرف حاصل ہے۔

سگِ درگاہِ اعلیٰ حضرت

ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَشْرُ التَّحْقِيْقِ فِيْ بَيَانِ أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی اَفضلیت کے بیان میں تحقیق کی عُمدہ خوشبو)

کائنات میں موجود اَن گِنت حقائق میں سے ایک ناقابلِ انکار حقیقت "**عقیدۂ اَفضلیتِ صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ" بھی ہے۔ امیر المومنین، امام المشہدین، افضلُ الاَولیاءِ المحمدیین، امام المتقین، امام الصدیقین، اکمل اَولیاءِ العرفین سیّدنا و مولانا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَفضلیتِ مُطلَقہ کے عقیدے کے ثبوت پر قرآن و حدیث، اِرشاداتِ مولا علی المرتضیٰ ودیگر ائمۂ اہلِ بیت، اِجماعِ صحابۂ کرام اور تصریحاتِ اَولیاو علماے اُمّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے اتنے دلائل و براہین قائم اور موجود ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ "**افضلیتِ صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ" کا عقیدہ اہلِ اسلام کے سوادِ اعظم اہلِ سنّت وجماعت کے نزدیک قطعی، متواتر ور اِجماعی ہے۔ اِس عقیدے کی اَہمیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص معاذاللہ اِس عقیدے سے نکار یا اِنحراف کرے، تو علماے اِسلام اسے سُنّیت سے خارج اور بدعتی وگمراہ قرار دیتے ہیں۔

دورِ حاضر میں گمراہی کی بعض قوتیں مسلمانانِ عالَم کے اِس اِجماعی، قطعی اور متواتر عقیدے پر بڑے شاطرانہ انداز سے حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہی ہیں، بلکہ بعض بدباطن گمراہ اَفراد تو علی الاعلان اِس عقیدہ کی مخالفت اور اس کا واضح

طور پر اِنکار کرنے کی ہمت نہ ہونے کی وجہ سے اِس عقیدے کی قطعیت کو مشکوک بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پنی تقاریر و تحاریر میں **"اَفضلیتِ صدیق اکبر"** کے قطعی و اِجماعی عقیدے کو **"ظنّی"** اور **"جمہور کا عقیدہ"** قرار دے رہے ہیں۔ اہلِ علم حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ کسی مسئلے کے قطعی ہونے یا ظنّی ہونے میں مشرقَین کا فرق ہے۔اِسی طرح اِجماعی مَوقِف اور جمہور کے مَوقِف کی علمی وفنی حیثیت میں کتنا فرق ہے، یہ کسی ذی علم سے پوشیدہ نہیں۔

پیشِ نظر تالیف اسی مسئلہ کی حساسیت اور اَہمیت کو اُجاگر کرنے کیلئے تحریر کی گئی ہے کہ مسلمانوں کے سوادِ اعظم اہلِ سنّت وجماعت کے ائمہ واکابرین نے ہر صدی ہی میں اس عقیدہ کے قطعی اور اِجماعی ہونے کی شہادت دی ہے۔اپنی کتابوں میں اِس عقیدے کی حقانیت وقطعیت پر دلائلِ شرعیہ کے اَنبار لگائے ہیں اور اِس عقیدے کے اِنکار کو اہلِ سنّت وجماعت سے خُروج وبغاوت قرار دیا گیا ہے۔اِنکار واِنحراف تو بڑی بات ہے، **"اَفضلیتِ صدیق اکبر"** کے عقیدے میں توقُّف کو بھی نارَوا قرار دیا ہے۔اِس عقیدے کے ثبوت میں قرآن وحدیث کی نُصوص اور دیگر دلائلِ شرعیہ کی تفصیل جاننے کیلئے امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو تصانیف "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی" اور "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبقَةِ الْعُمَرَیْن" کا مطالعہ اِنتہائی مفید ہے۔

یہاں اِختصار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مسئلہ تفضیل سے متعلّق چند اہم پہلوؤں کو

سپردِ قرطاس کیا گیا ہے اور اِس مسئلے کی جو تشریحات شیخ الاسلام، مجدّدِ اعظم، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمائی ہیں، اُن کا کچھ خُلاصہ مع اَصل عباراتِ رضویہ پیش کیا گیا ہے۔

افضلیت کا معیارِ شرعی

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اَفضیت کا معیار کیا ہے، اِس حوالے سے مختلف آراء کے حامل اَفراد اکنافِ عالَم میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن قرآن وحدیث اور دیگر دلائل شرعیہ کی رُو سے مخلوقاتِ الٰہی میں اَفضل ہونے کا معیار اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں قُرب اور تقویٰ ہے۔ نسب، حسب، مال، جمال، دُنیوی کمال اور جُزوی فضائل و خصائص کی بنیاد پر عَلَی الاِطلاق کسی کو بھی سب سے اَفضل اور اعلیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

چنانچہ شیخ الاسلام، مجدّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی کتابِ لاجواب "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبقَةِ الْعُمَرَیْن" میں اَفضیت کا شرعی معیار یوں بیان فرماتے ہیں: "قُرآن وحدیث نے ہمیں کان کھول کر سُنادیا کہ نسب وجُزئیت عند اللہ مدارِ اَفضلیت نہیں، بلکہ اس کا مدار مزیتِ دِین وتقویٰ ہے۔"(1)

1: مطلع القمرین، ص64، مکتبہ امام اہلسنت۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "پس بشہادتِ دو گواہِ عدل عقل و نقل خوب محقَّق و منقح ہوگیا کہ مناطِ اَفضلیت زیادتِ قُرب و وَجاہت ہے نہ کثرت لذائذِ جنت۔۔۔ الخ۔"(2)

امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسی کتاب کے دوسرے مقام پر معیارِ اَفضلیت کو یوں بیان فرماتے ہیں: "ہم معشرِ اسلام کا مقصدِ اعلیٰ و مرامِ اَسنٰی حضرت اِلٰہی تبارک و تعالٰی سے تقرُّب و حصولِ عرفان و بُلوغِ رضوان و عِز و جاہ و کرامت عند اللہ (ہے) کما قال ربُّنا عزَّ من قائل ((وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾))(3) تو فضلِ کُلّی بہ گروہِ مسلماناں کے نزدیک اسی کا حصّہ جو ان اُمور میں اپنے غیر پر پیشی و بیشی رکھتا ہو۔"(4)

فضائل کی بِنا پہ افضلیت ثابت نہیں ہوتی

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ کسی شخصیت میں کسی خاص جُزوی فضیلت کے پائے جانے کو بنیاد بنا کر اُسے دیگر تمام اَفراد سے اَفضل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر کسی خصوصی جُزوی فضیلت ہی کو افضیت کا معیار قرار دے دیا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام کو جو خصوصی جُزوی فضائل حاصل

2: مطلع القمرین، ص106، مکتبہ امام اہلسنت۔
3: ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ بے شک تمہارے ربّ ہی کی طرف انتہا ہے (پ27، النجم: 42)
4: مطلع القمرین، ص97، مکتبہ امام اہلسنت۔

ہیں، وہ اُن خصائص و فضائل کی بناء پر خلفائے راشدین سے بھی افضل قرار پائیں، حالانکہ یہ بات تو اِجماع کے بالکل خلاف ہے۔

چنانچہ مفکرِ اسلام، محقّقِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی کتابِ مستطاب 'مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبقَةِ الْعُمَرَین "میں فرماتے ہیں: "مجرّد کسی فضیلت سے اِختصاص (خاص ہونا) منا طِ اَفضلیت و اَکرمیت (افضل اور اکرم ہونے کا مدار و معیار) نہیں، ورنہ تناقُضِ بیّن لازم آئے کہ صحابہ میں اکثر حضرات فضائلِ خاصّہ (خاص فضیلتوں) سے ممتاز تھے جو ان کے غیر میں نہ پائے جاتے، اور ہمیں وجہ بعض آحاد صحابہ خُلفائے اَربعہ سے اَفضل قرار پائیں اور وہ خلافِ اِجماع ہے۔"[5]

من کُل الوجوہ اَفضلیت درست نہیں

قرآن و حدیث کی نصوص کی روشنی میں علمائے اسلام نے صحابۂ کرام کے درمیان اَفضیت کی جو ترتیب بیان فرمائی ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اِن میں سے ہر شخصیت مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ یعنی ہر ہر اعتبار سے اور تمام تر فضیلتوں کی حامل ہو کر اپنے بعد والوں سے اَفضل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ صحابۂ کرام میں سے بہت سے اَفراد لیے خصوصی فضائل رکھتے ہیں جو اُن کے علاوہ دیگر صحابہ میں نہیں پائے جاتے۔ اب

5: مطلع القمرین، ص80، مکتبہ امام احسنت۔

گر کسی صحابی کو تمام تر فضائل و محامد کے اعتبار سے اَفضل قرار دیا جائے تو اس کی وجہ سے دیگر اَفراد کے خصائل (خصوصی جُزوی فضائل) معاذ اللہ خصائص ہی نہ رہیں گے۔ لہٰذا کسی بھی صحابی کو دیگر صحابۂ کرام پر مِنْ كُلِّ الْوُجُوْه یعنی ہر ہر اعتبار سے فضل نہیں کہا جاسکتا۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "مَطْلَعُ الْقَمَرَيْنِ فِيْ اِبَانَةِ سَبقَةِ الْعُمَرَين" میں فرماتے ہیں: "ان حضرات (صحابۂ کرام) میں ایک کو دوسرے سے بجمیع وُجوہ اَفضل اور تمام افرادِ محامد میں اعلیٰ و اکمل نہیں کہہ سکتے ورنہ خصائص، خصائص نہ رہیں کما لا یخفی۔"[6]

اَفضلیتِ مُطلَقَہ کا معنی

ہم اہلِ سنّت و جماعت خلیفۂ رسول حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تمام رُسل ملائکہ و بشر اور سارے نبیوں کے بعد جو اَفضل مانتے ہیں، وہ مِنْ كُلِّ الْوُجُوْه نہیں، بلکہ عَلَى الْاِطْلَاق مانتے ہیں۔ مِنْ كُلِّ الْوُجُوْه اَفضل ہونے اور عَلَى الْاِطْلَاق افضل ہونے میں بڑا فرق ہے۔ افضل عَلَى الْاِطْلَاق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب بغیر کسی قید کے مطلق "**اَفضل**" کہا جائے تو مُراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی ہوں گے۔ اِسی کو "**اَفضلیتِ مُطلَقَہ**" کہا جاتا ہے۔

6: مطلع القمرین، ص80، مکتبہ امام اہلسنت۔

البتہ کسی خاص جہت سے کسی فضلِ جزئی (خصوصی وانفرادی فضیلت) کی بناء پر دیگر صحابہ کو بھی افضل کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اُس خاص جہت یا خصوصی صفت و فضیلت کی قید لگا کر ہی افضل کہا جائے گا۔ مثلاً فلاں جہت یا خصوصیت کے اِعتبار سے فلاں صحابی افضل ہیں۔ لیکن جب مطلق سوال ہو کہ نبیوں کے بعد سب سے اَفضل کون ہے؟ تو اب چونکہ یہ سوال اَفضلیتِ مطلقہ کے بارے میں ہے، لہٰذا اہلِ سنّت کے اجماعی، قطعی اور متواتر عقیدے کے مطابق جواب میں جنابِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کا نام ذکر کیا جائے گا۔

چنانچہ "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ" میں ہے: "فضلِ جُزئی جو اطلاق افضل بتقیید کا مصحح، صالح بحث و نزاع نہیں کہ اس مقام میں تو بالیقین شیخین (حضرات ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کو جنابِ مولیٰ (علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اور جنابِ مولیٰ کو شیخین اور بعض اَحادِ صحابہ کو خُلفاءِ اَربعہ سے افضل کہہ سکتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔"[7]

فضلِ کُلّی اور فضلِ جُزئی میں فرق

اِس مقام پر فضلِ جُزئی اور فضلِ کُلّی کے درمیان فرق کی وضاحت ہو جانا ضروری ہے۔ چنانچہ فضلِ کُلّی کا جب کسی پر اِطلاق ہوتا (ہوا جاتا) ہے تو کسی جہت یا حیثیت کی قید نہیں لگائی جاتی۔ جبکہ فضلِ جُزئی کا اِطلاق جب کسی پر کیا جاتا ہے تو جس جہت یا

7: مطلع القمرین، ص119، مکتبہ امام اہلسنت۔

حیثیت سے فضیلت ہو اُس کو ذکر کیا جاتا ہے۔ دلائلِ شرعیہ (احادیث، اقوالِ صحابہ و اہلِ بیت اور اِجماع) کی رُو سے شیخینِ کریمین یعنی حضرت صدیقِ اکبر اور حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کسی جہت یا حیثیت کی قید کے بغیر اَفضل کہا گیا ہے۔ یہی اہلِ سنّت کا مَوقِف اور عقیدہ ہے کہ انبیاء و رُسل کے بعد حضراتِ شیخین کریمین کسی جہت اور حیثیت کی قید لگائے بغیر عَلَی الْاِطلاق سب سے افضل ہیں۔ اَفضلیتِ شیخین کو کسی خاص جہت یا حیثیت کے ساتھ مقیَّد کرنا، مثلاً کہنا کہ **"حضراتِ صدیق و فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو صرف ظاہری خلافت کے معاملے میں دیگر صحابۂ کرام پر اَفضلیت حاصل ہے، خلافتِ باطنی اور وِلایت کے معاملے میں اَفضل کوئی اور ہے"**، یہ اہلِ سنّت کے مَشرَب و مذہب سے عدول و تجاوز کرنا ہے۔

چنانچہ فضلِ جُزئی و فضلِ کُلّی کے درمیان فرق، نیز اہلِ سنّت و جماعت اور تفضیلیہ کے مَوقِف کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "فضلِ جُزئی و فضلِ کُلّی کا فرق تو ہم پہلے سمجھا آئے کہ یہ افضل بالاطلاق اور وہ افضل بالتقیید کا مِصداق ہے۔ اب ہم آپ صاحبوں (تفضیلیہ) کی یہ کیفیت دیکھتے ہیں کہ شیخَین کی نسبت جیسا قرآن و حدیث و اِجماعِ (اُمت) سے ثابت اور (زبان) حق ترجمان حضور سیّدِ الاِنس والجان و مولیٰ علی و اہلِ بیت کرام و صحابہ عظام علیہ و علیہم الصلوۃ والسلام پر جاری یہ کلمہ تم سے صاف صاف بہ طیبِ خاطر نہیں کہا جاتا کہ وہ (مطلقاً سب سے) افضل ہیں، بلکہ جب کہتے ہو

س میں کسی جہت وحیثیت کی قید لگا لیتے ہو تمہار یہ قید لگانا ہی دلیل باہر ہے کہ تم اس عقیدہ پر ثابت نہیں جسے قرآن و حدیث و اجماع ثابت کر رہے ہیں ورنہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولی علی و اہل بیت و سائر صحابہ بے تخصیص و تقیید ن پر لفظِ افضل کا اطلاق کرتے رہے، تم بھی ایسا ہی کرتے کہ فضل کُلّی کا تقاضا ہی طلاق وارسال ہے۔"(8)

ایک اور مقام پر اعلی حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "پس خوب معلوم ہوا کہ سُنّیوں کے نزدیک گو مولیٰ علی کو فضائلِ خاصہ حاصل، جن میں شیخَین کو اِشتراک نہیں، مگر وہ سب ان کے مقابل فضل جُزئی ہیں کہ فضل کُلّی شیخَین کی مُزاحمت نہیں کرتے۔"(9)

فضیلت اور افضلیت میں فرق

مسئلہ تفضیل کو سمجھنے کیلئے یہ بات جاننا بھی ضروری ہے کہ "**افضلیت**" اور "**فضیلت**" میں بڑا فرق ہے، یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ کسی شخصیت یا عمل وغیرہ کی فضیلت کے اِثبات (یعنی ثابت کرنے کے معاملے) میں سند کے اِعتبار سے ضعیف احادیث و رِوایات بھی قبول کر لی جاتی ہیں، جبکہ ان میں شدید ضعف نہ پایا جائے۔

8: مطلع القمرین، ص126-127، مکتبہ امام اہلسنت۔

9: مطلع القمرین، ص126، مکتبہ امام اہلسنت۔

لیکن کسی شخصیت کی افضیت کو ثابت کرنے کیلئے خبرِ واحد یا ضعیف روایات ہر گز قبول نہیں کی جاتیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت، مجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تصنیف لطیف "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَۃِ سَبقَۃِ الْعُمرَین" میں ایک مقام پر حاشیہ میں مرقوم ہے کہ:"اعلم أنّ الفضيلة شيء والأفضليّة شيء آخر والأوّل ممّا يقبل فيه الضعاف مالم يشتد ضعفها بخلاف الثاني وهذه نكتة يجب حفظها فقد غفل عنها كثير من أبناء الزمان والله الهادي. ۱۲منه یعنی، جان لو کہ فضیلت ایک الگ شے ہے اور افضلیت ایک دوسری شے ہے اور اوّل یعنی فضیلت کے معامے میں ضعیف روایات قبول کی جاتی ہیں جب تک ان میں شدید ضعف نہ ہو بخلاف ثانی کے (کہ افضلیت میں ضعیف روایات قبول نہیں کی جاتیں) اور یہ نکتہ واجب الحفظ ہے، پس کثیر ابنائے زمانہ اس سے غافل ہیں ور اللہ تعالیٰ ہدیت دینے والا ہے۔"(۵)

مسئلۂ اَفضلیت بابِ عقائد سے ھے

حضراتِ شیخین کریمین (صدیق و فاروق) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی افضیت کا مسئلہ کوئی ظنّی اور فُروعی نہیں ہے، بلکہ یہ اُصول سے تعلّق رکھنے والا قطعی مسئلہ ہے۔

10: مطلع القمرین، ص80، مکتبہ امام اہلسنت۔

اَفضلیت کا مسئلہ فضائل کی قسم سے نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلّق عقائد کے باب سے ہے۔ اِسی وجہ سے کسی کی اَفضلیت کو ثابت کرنے کیلئے ضعیف روایات نہیں سُنی جاتیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **فتاوی رضویہ** میں ایک مقام پر اسی بات کو بیان فرماتے ہیں کہ: "بالجملہ مسئلہ اَفضلیت ہرگز بابِ فضائل سے نہیں جس میں ضعاف سُن سکیں، بلکہ موافقت و شرح مواقف میں تو تصریح کی کہ (مسئلۂ اَفضلیت) بابِ عقائد سے ہے اور اس میں آحاد صحاح بھی نامسموع (یعنی، سند کے اعتبار سے صحیح خبر واحد بھی نہیں سُنی جاتی)۔"(11)

امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ" میں تحریر فرماتے ہیں: "علماءِ اہلسنّت شَکَرَ اللہُ مَسَاعِیَھم نے تفضیل صدیق کو عقیدہ ٹھہرایا۔۔۔الخ۔"(12)

عقیدۂ تفضیل بقلمِ رضا

مسئلۂ تفضیل سے متعلّق اَہم اُمور کو جاننے کے بعد اب مسئلۂ تفضیل میں مسلمانوں کے سوادِ اعظم اہل سنّت و جماعت کے عقیدے کو ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

11: فتاوی رضویہ، 5/ 581۔

12: مطلع القمرین، ص103، مکتبہ امام اھلسنت۔

شیخ الاسلام والمسلمین، مجدّدِ اعظم، امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **فتاوی رضویہ** میں اہل سنّت و جماعت کے نزدیک عقیدۂ تفضیل کی درست تشریح کو یوں بیان فرماتے ہیں:

"اہلِ سنّت وجماعت نَصَرَ ہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کا اِجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رُسُل واَنبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہٗ علیہم کے بعد حضرات خُلفائے اَربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے اَفضل ہیں۔ تمام اُمَمِ عالَم اَوّلین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت ووَجاہت وقبول وکرامت وقُرب ووِلایت کو نہیں پہنچتا۔ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ [13] (فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے)

پھر ان (خلفائے راشدین) میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے اَفضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیّدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلّم۔ اس مذہب مہذّب پر آیاتِ قرآنِ عظیم واَحادیثِ کثیرۂ حضور پُرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم وارشاداتِ جلیلۂ واضحۂ امیر المؤمنین مولیٰ علی مرتضی و دیگر ائمۂ اہلبیت طہارت و ارتضا واِجماعِ صحابۂ کرام وتابعین عظام وتصریحاتِ اَولیائے اُمّت وعلمائے اُمّت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اَجمعین

13: پ27، الحدید: 29۔

سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا اِستیعاب (یعنی اِحاطہ) نہیں ہو سکتا۔ (14)

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ" میں عقیدۂ تفضیل کو یوں تحریر فرماتے ہیں: "بالجملہ سُنّیوں کا حاصل مذہب یہ ہے کہ بعدِ اَنبیاو مُرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم جو قُرب و وَجاہت و عزّت و کرامت وعُلوِّشان ورفعتِ مکان و غزارتِ فخر و جلالت قدر بارگاہِ حق تبارک و تعالیٰ میں حضرات خُلفاء اَربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین کو حاصل، ان کا غیر اگرچہ کسی درجۂ علم وعبادت ومعرفت وولایت کو پہنچے، اوّل ہو یا آخری اہل بیت ہو یا صحابی، ہرگز ہرگز اس تک نہیں پہنچ سکتا، مگر شَیخَین (حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما) کو اُمورِ مذکورہ میں خَتَنَین (حضرات عثمان و علی رضی اللہ عنہما) پر تَفَوُّق ظاہر و رُجحان باہر، بغیر اس کے کہ عیاذاً باللہ فضل وکمالِ خَتَنَین میں کوئی قصور و فتور راہ پائے۔۔۔ الخ۔" (15)

ترتیبِ اَفضلیت

قرآن وسنّت کے دلائل کی روشنی میں اہلِ سنّت کے نزدیک خلفائے راشدین کے بعد بھی صحابۂ کرام میں اَفضلیت کی ترتیب ہے۔ مفکرِ اسلام، مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کتاب "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ" سے دو عبارات ملاحظہ

14: فتاویٰ رضویہ، 28، 478۔

15: مطلع القمرین، ص114، مکتبہ امام اہلسنت۔

کیجیے، جن میں سے پہلی عبارت میں افضل الخلق نبیِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے لیکر صحابۂ کرام تک اور دوسری عبارت میں خلفائے راشدین اور ان کے بعد دیگر صحابۂ کرام کے درمیان افضلیت کی ترتیب بیان کی گئی ہے:

(1) "**مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ**" میں ہے: "سلسلہ تفضیل (افضلیت کی ترتیب و سلسلہ) عقیدہ اہلسنّت میں یوں منتظم ہو ہے کہ اَفضلُ العٰلمین واَکرمُ المخلوقین محمد رسولُ ربِّ العٰلمین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پھر اَنبیاءِ سابقین (پچھلے انبیائے کرام) پھر ملائکہ مقرّبین پھر شیخَین پھر خَتَنَین پھر بقیۂ صحابۂ کرام صلوات اللہ و سلامہ علیہم اَجمعین۔۔۔الخ۔ "[16]

(2) "**مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ**" میں ہے: "اہلسنّت کہتے ہیں: افضلُ الصحابہ صدیق ہیں پھر فاروق پھر ذی النُّورَین پھر ابو الحَسَنَین پھر بقیۂ عشرہ پھر سائر صحابہ۔۔۔الخ۔ "[17]

افضلیتِ شیخین قطعی، اجماعی اور متواتر

سیّدُ المومنین، امام المشاہدین سیدنا صدیق اکبر اور امیر المومنین، امام المجاہدین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اَفضلیت کا عقیدہ ظنّی نہیں، بلکہ قطعی اور یقینی عقیدہ ہے۔ نیز عقیدۂ تفضیلِ شیخین صرف اہلسنّت وجماعت کے جمہور علماء ہی کا

16: مطلع القمرین، ص123، مکتبہ امام اہلسنت۔

17: مطلع القمرین، ص125، مکتبہ امام اہلسنت۔

عقیدہ نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں کے سوادِ اعظم اہلسنّت و جماعت کا اِجماعی عقیدہ ہے۔لہذا "اَفضیتِ شیخین" کی قطعیت یا اس کے اِجماعی ہونے کا انکار کرتے ہوئے اسے ظنّی یا صرف جمہور کا عقیدہ قرار دینا اہسنّت سے سر سر بغاوت اور حق سے عدول کرنا ہے۔[18]

حضراتِ صدیق وفروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی اَفضیلت کا عقیدہ اہلسنّت کے نزدیک ایسا یقینی، قطعی، اِجماعی اور متواتر ہے کہ اگر بالفرض اس کے بر خلاف سند کے اِعتبار سے کوئی صحیح حدیث بھی آ جائے تو اس کی تاویل کرنا واجب ہے۔ اگر بفرض باطل اس حدیثِ صحیح میں تاویل نہ ہو سکتی ہو تو پھر اَفضیت صدیق وفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے عقیدے کی قطعیت و حقانیت کے سامنے وہ حدیثِ صحیح بھی واجب الرَّد ہو گی۔

کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں حدیثِ صحیح کی جو قوت اور اَہمیت ہے وہ کسی ذی علم سے مخفی نہیں ہے، تو اس کے واجبُ الرَّد ہونے کا کیا معنیٰ؟ **جی ہاں!** اَفضلیتِ صدیق وفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے عقیدے کے بر خلاف صحیح حدیث بھی مسموع نہیں ہو سکتی؛ اِس لئے کہ یہ عقیدہ متو تر اور اِجماعی ہے اور تواتر و

18: کچھ صفحات کے بعد اہسنّت کے معتمد ائمہ اور مستند علما کی عبارات نقل کی گئی ہیں، جن میں عقیدۂ تفضیل شیخین کے قطعی اور اِجماعی ہونے کی صراحت موجود ہے۔

اِجماع کے مقابل اَحاد صحاح (وہ حدیثیں جو سند کے اِعتبار سے صحیح اور خبرِ واحد ہوں وہ) ہر گز نہیں سُنی جاتیں۔

چنانچہ امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ اَحمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسی حقیقت کو یوں تحریر فرماتے ہیں: "بلکہ اِنصافاً اگر تفضیل شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے، قطعاً واجبُ التاویل ہے اور اگر بفرضِ باطل صالحِ تاویل نہ ہو، واجبُ الرَّد (ہے) کہ تفضیل شیخین متواتر واِجماعی ہے کما أثبتنا علیه عرش التحقیق في کتابنا المذکور (جیسا کہ ہم نے اپنی مذکورہ کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" میں اس مسئلہ کی خوب تحقیق کی ہے۔) ور متواتر واِجماع کے مقابل آحاد ہر گز نہ سُنے جائیں گے۔"(19)

عقیدۂ افضلیتِ صدیقِ اکبر رضی اللّٰہ عنہ کی اَوّلین سند

ویسے تو اِس عقیدے پر شرعی دلائل کا ایک تسلسل ہے، لیکن اس مَوقِف کی ایک شاندار اور رائق اعتبار دلیل صحابۂ کرام کا اِجماع ہے۔ جس بات پر اجماعِ صحابہ ہو جائے اُس کی حقانیت آفتاب کی طرح ظاہر وباہِر ہو جاتی ہے، کسی بد باطن کو پھر اس کے مقابل دَم مارنے کی تاب نہیں رہتی، بلکہ اِجماعِ صحابہ کے منکر پر بڑا سخت حکم لگتا ہے۔ شارحِ بخاری، فقیہ اعظمِ ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللّٰہ عیہ فرماتے

19: فتاویٰ رضویہ، 5 / 581۔

ہیں کہ: "صحابہ نے جس بات پر اِجماع کر لیا، اُسے جو نہ مانے وہ گمراہ ہے۔"[20]

شیخ الاسلام، مجدّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسی بات کا بیان فرماتے ہیں: "أنّ مستندنا الأوّل الذي عليه المعول في هذا الباب إجماع الصحابة والتابعين لهم بالحسان رضي الله تعالى عنهم أجمعين۔"[21] یعنی، اس بات (اَفضلیتِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) میں ہماری اَوّلین سند جس پر ہمارا اعتماد ہے، تمام صحابہ اور اچھے طریقے پر ان کے تمام پیروان کار تابعین کا اجماع ہے۔

افضلیتِ صدیق اِجماعی عقیدہ اور کلامِ رضا

سُطورِ بالا میں کئی بار اِس بات کی صراحت ہو چکی ہے کہ "**اَفضلیتِ صدیق و فاروق**" کا عقیدہ تمام اہلسنّت کے نزدیک اِجماعی ہے۔ محقّقِ اسلام، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ایک شاندار عبارت ملاحظہ کیجیے، جس میں بڑی جامعیت اور وضاحت کے ساتھ اِس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، مجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی تصنیفِ لطیف "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبقَةِ

20: فتاویٰ شارح بخاری، 2/47۔

21: فتاویٰ رضویہ، 28/529۔

الْعُمَرَین"میں تحریر فرماتے ہیں:

"جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سیّد المؤمنین امام المتقین عبد اللہ بن عثمٰن ابی بکر صدیقِ اکبر و جناب امیر المؤمنین امام العادلین ابو حفص عمر بن الخطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہما و ارضاھما کا جنابِ مولی المؤمنین امام الوصلین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالٰی وجہہ، بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین سے افضل و بہترینِ اُمّت (ہونا مسئلۂ) اِجماعیہ ہے، اَصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساداتِ اُمّت و مقتدایانِ مِلّت و حاملان۔۔۔۔ ناصرانِ بزمِ رسالت ہیں، قرآن مجید خود صاحبِ قرآن کی زبان سے سُنا اور اَسبابِ فضل و کرامت کو بچشمِ خود مشاہدہ کیا، دربارِ دُرر بار نبوّت میں لوگوں کے قُرب و وَجاہت اور اس میں باہمی اِمتیاز و تفاوُت سے جو آگاہی انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں، بالاتفاق انہیں افضل اُمّت جانتے اور ان کے برابر کسی کو نہ مانتے، یہاں تک کہ جب زمانۂ فِتَن آیا اور بدعات و اَہوا نے شُیوع پایا شیعۂ شنیعہ و بعض دیگر اہل بدعت نے خرقِ اِجماع کیا، شقِ عصائے مسلمین کا ذمہ لیا مگر یہ فرقۂ حقّہ و طائفۂ ناجیہ کہ اہلسنّت و جماعت جن سے عبارت، قَرناً فقَرناً و طبقۃً فطبقۃً اس مسئلہ پر متفق اللفظ رہا۔"[22]

22: مطلع القمرین، ص134، مکتبہ امام اہلسنت۔

افضلیتِ صدیقِ اکبر اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہما

سیِّدُ المومنین، امامُ المتقین حضرت سیِّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَفضلیت کے عقیدے کو صحابۂ کرام کی جماعت میں سے جس شخصیت نے سب سے زیادہ بیان اور عام فرمایا ہے، وہ مولی المسلمین، امیر المومنین حضرت سیِّدنا حیدرِ کرّار علی المرتضیٰ مُشکل کُشا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ علمائے کرام نے ذکر فرمایا ہے کہ جناب حیدرِ کرّار مولا مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اَفضلیتِ صدیقِ اکبر کا عقیدہ تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام، مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے رسالے "غَایَةُ التَّحْقِیْق فِیْ إِمَامَةِ الْعَلِیِّ وَالصِّدِّیْق" میں اِس بات کو بڑی تفصیل اور جامعیت کے ساتھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

"اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت و رضوان و برکت امیر المومنین اَسد حیدر، حق گو حق داں حق پرور کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الاَسنیٰ پر کہ اُس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصّل (انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان) فرمایا، اپنی کرسی خلافت و عرشِ زعامت پر بر سر منبر مسجد جامع ومشاہد ومجامع و جلواتِ عامّہ و خلواتِ خاصّہ میں بطریق عدیدہ تا مدد مدیدہ سپید وصاف ظاہر وواشگاف محکم ومفسّر بے اِحتمالِ دِگر حضرات شیخین کریمین وَزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام اُمّتِ مرحومۂ سیدِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہونا ایسے روشن واَبیَن طور پر ارشاد کیا

جس میں کسی طرح شائبہ شک وتردُّد نہ رہا، مخالفِ مسئلہ کو مفتری بتایا اَسّی ۸۰ کوڑے کا مستحق ٹھہرایا، حضرت سے ان اَقوالِ کریمہ (23) کے راوی اَسّی ۸۰ سے زیادہ صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔"(24)

اِسی بات کو الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ اعلی حضرت امام احمد رضاخان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه اپنے عربی رسالے "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبقَةِ الْاَتْقٰی" میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

"فإن رأيت شيئا من كلمات المتأخرين تأبى هذا النور المبين فاعلم أنّ تخطية هذا البعض خير من تخطية أحد الفريقين من أئمة الدّين ، لاسيما القائلين بالقطع فهم العمد الكبار للدّين الحنيف. وبهم تشيد أركان الشرع المنيف. فمنهم من هو أولهم وأولٰهم سيّدهم ومولٰيهم أكثرهم للتفضيل تفصيلا وأشدّهم على المخالف تنكيلا سيّدنا المرتضٰى أسد الله العلي الأعلى كرّم الله تعالى وجهه الكريم إذ قد تواتر عنه في أيام إمامته وكرسي زعامته تفضيل الشيخين على نفسه وعلى سائرالأمة ، ورمٰى بها بين أكتاف

23: انظر: فتاوی رضویہ، 28/480-484۔

24: فتاویٰ رضویہ، 28/479، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

الناس وظهورهم حتى جلى ظلام شكوك مدلهمة. روى الدارقطني عنه رضي الله تعالى عنه قال: لا أجد أحدًا فضّلني على أبي بكر و عمر إلّا جلدته حدّ المفتري."

یعنی، تو اگر تم دیکھو کلماتِ متاخرین میں کوئی عبارت اس نورِ مبین سے اِباء کرتی ہے تو جان لو کہ اس بعض کو خاطی جاننا بہتر ہے اس سے کہ آئمہ دین میں کسی فریق کو خاطی ٹھہرایا جائے خصوصاً وہ آئمہ کرام جو اس مسئلہ کو قطعی کہتے ہیں اس لیے کہ وہی دینِ حنیف کے بڑے ستون ہیں اور انہیں سے شرع بلند وبرتر کے ستون قائم ہیں۔ تو ان میں سے ایک وہ ہیں جو سب سے زیادہ اوّل و اَولیٰ اور ان سب کے سید و مولیٰ اور مسئلہ تفضیل کو سب سے زیادہ بیان کرنے والے اور مخالفین کو سخت سزا کا خوف دلانے والے سیدنا علی مرتضیٰ اللہ بلند وبالا کے شیر کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، اس لیے کہ ان کے ایامِ خلافت اور کرسی زعامت میں ان کا شیخین ابو بکر و عمر کو خود پر اور تمام اُمت پر فضیلت دینا تواتر سے ثابت ہوا، اس کو لوگوں کے کندھوں اور پشتوں پر مارا یعنی اس مسئلہ کو لوگوں کے سامنے اور ان کے پیچھے خوب روشن کیا یہاں تک کہ تیرہ و تار شبہات کی اندھیری کو دور کر دیا۔ دار قطنی نے اسی جناب سے روایت کیا، فرمایا: "**میں کسی کو نہ پاؤں گا جو مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے، مگر یہ کہ میں اس**

کو مفتری کی حد ماردوں گا۔"(25)

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذَہبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی تصنیفِ لطیف "سِیَرُ اَعلامِ النُّبلاء" میں یہ روایت تحریر فرماتے ہیں: "وقال علي رضي الله عنه: خير هذه الأمةِ بعد نبيِّها أبو بكر، وعمر." یعنی، حضرت سیّدنا مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "اِس اُمت کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بعد بہترین ابو بکر اور عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔"

اس کے بعد امام شمس الدین ذَہبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بڑا شاندار کلام فرماتے ہیں کہ: "هذا واللهِ العظيمِ قاله عليٌّ وهو متواترٌ عنه؛ لأنه قاله على مِنبر الكوفة ، فلعن الله الرافضةَ ما أجْهَلَهُم." یعنی، عظمت والے اللہ عزوجل کی قسم! (تفضیل شیخین کے بیان پر مشتمل) یہ قول حضرت مولا علی حیدرِ کرّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے یہ تواتر کے ساتھ منقول ہے؛ کیونکہ حضرت مولا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کوفہ کے منبر پر یہ ارشاد فرمایا ہے، تو اللہ تعالیٰ روافض پر لعنت فرمائے وہ کتنے جاہل ہیں! (26)

امام جلال الدین سیوطی شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی امام ذہبی رَضِیَ اللّٰہُ

25: فتاوی رضویہ، 28/ 673-674، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

26: سیر اعلام النبلاء، سیر الخلفاء الراشدون، ص15، مؤسسۃ الرسالۃ۔

تَعَالٰی عَنْہ کے اِس کلام کو پسند کرتے ہوئے اپنی کتاب "تاریخ الخلفاء" میں اسے نقل فرمایا ہے: "وأخرج أحمد و غيره عن علي قال : خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر و عمر، قال الذهبي : ((هذا متواتر عن علي، فلعن الله الرافضة ما أجهلهم)).[27]

خلاصۂ تحقیقاتِ رضا

شیخ الاسلام، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ افضیتِ صدیقِ اکبر کے مسئلہ کی قطعیت اور حقانیت کے بیان میں تحریر کردہ اپنے عربی رسالے "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی" کے بالکل اِختتام پر خُلاصۂ تحقیق اِن خوبصورت اَلفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

"أقول: والتحقيق أنّ جملة جلة الصحابة الكرام رضي الله تعالى عنهم أجمعين أرق في مراقي الولاية والفناء عن الخلق والبقاء بالحق من كلّ من دونهم من أكابرالأولياء العظام كائنين من كانوا. وشانهم رضي الله تعالى عنهم أرفع وأعلى من أن يقصدوا بأعمالهم غير الله سبحٰنه وتعالى لكن المدارج متفاوتة والمراتب مترتبة وشيء دون شيء وفضل فوق فضل. ومقام الصديق حيث

27: تاریخ الخلفاء، فصل فی انہ افضل الصحابۃ وخیر ھم، ص 122۔

انتهت النهايات وانقطعت الغايات إذ هو رضي ا لله تعالى عنه كما صرّح به إمام القوم سيدي محي الملّة والدين ابن عربي قدّس الله تعالى سرّه الزكي إمام الائمة ومالک الأزمة ومقامه فوق الصديقية ودون النبوة التشريعية وليس أحد بينه و بين مولاه الأكرم محمّد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم...إلخ."

یعنی، میں کہتا ہوں: اور تحقیق یہ ہے کہ تمام اجلّہ صحابۂ کرام مراتبِ ولایت میں اور خلق سے فنا اور حق میں بقا کے مرتبہ میں اپنے ماسوا تمام اکابر اولیاءِ عظام سے، وہ جو بھی ہوں، افضل ہیں۔ اور ان کی شان اَرفع واَعلیٰ ہے اس سے کہ وہ اپنے اعمال سے غیر اللہ کا قصد کریں۔ لیکن مدارج متفاوت ہیں اور مراتب ترتیب کے ساتھ ہیں اور کوئی شے کسی شے سے کم ہے اور کوئی فضل کسی فضل کے اُوپر ہے اور صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مقام وہاں ہے جہاں نہایتیں ختم اور غایتیں منقطع ہو گئیں؛ اس لیے کہ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امام القوم سیدی محی الدین ابن عربی قُدِّسَ سِرُّہُ الزَّکِی کی تصریح کے مطابق پیشواؤں کے پیشوا اور تمام کی لگام تھمنے والے اور ان کا مقام صدیقیت سے بلند اور تشریع نبوت سے کمتر ہے۔ ان کے درمیان اور ان کے مولائے اکرم محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان کوئی نہیں۔ ت)[28]

28: فتاوی رضویہ، 28/ 683-684، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

المختصر یہ کہ بعد انبیاء و مرسلین، تمام مخلوقات (انسان، جنات اور فرشتوں وغیرہ سب) سے افضل سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی ہیں۔ امامِ اہلسنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس مسئلے کی تحقیق کرنے کے بعد خلاصہ کلام یوں فرماتے ہیں کہ: "فثبت الفضل المطلق الکلّي للصّدّیق واللّٰہ تعالی وليّ التوفیق"[29] یعنی، لہذا فضل مطلق کُلّی صدیق کیلئے ثابت ہے اور اللہ تعالی ہی توفیق کا مالک ہے۔

تفضیلیوں کا حکمِ شرعی

اَفضلیتِ شیخین کے منکرین یعنی تفضیلیہ بدعتی اور گمراہ ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا سخت مکروہ یعنی مکروہِ تحریمی و گناہ ہے۔ چنانچہ اِس سے متعلق شرعی حکم بیان کرتے ہوئے امامِ اہلسنّت، اعلی حضرت، مجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی تصنیفِ لطیف "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِيْ اِبَانَةِ سَبقَةِ الْعُمَرَین" میں تحریر فرماتے ہیں:

"بالجملہ بیّن و مبیّن ہوگیا کہ اہلِ بدعت کیسی افسوسناک حالت میں ہیں اور تفضیلیہ و سنفضیہ ان کی شاخ، پس حکم نماز کا ان کے پیچھے وہی ہے جو مبتدعہ کے پیچھے یعنی مکروہ بکراہتِ شدیدہ جیسا کہ علامہ بحر العلوم قُدِّسَ سِرُّہُ الشَّرِیْف نے تصریح

29: فتاوی رضویہ، 28/530۔

فرمائی کما مرّ[30] اگرچہ ان کی بدمذہبی اور روافض کے فسادِ عقیدہ سے کم ہے۔ اب جو شخص ایسا اعتقاد رکھتا اور اپنے آپ کو سُنّی اور ان کی تصانیف کو مقبول کہتا ہے تو اس کے لئے اہلِ سنّت و جماعت کا زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک اِجماع دلیل کافی و بُرھانِ وافی، سُنّیوں کی کتابیں بنظرِ تعمّق و تحقیق دیکھے اور ان کے مطابق عقیدہ درست کرے، ورنہ دعوی تسنُّن سے دست بردار ہو۔ وباللہ التوفيق و بيده أزمة التحقيق." [31]

نیز اپنے رسالے "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبقَةِ الْاَتْقٰی" میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تفضیلیوں کے بدعتی و گمراہ ہونے کی صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "إذ لانقول بإكفار المفضّلة ومعاذ الله أن

30: علامہ بحر العلوم ملکُ العلماء مولانا عبد العلی لکھنوی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز رسائل ارکانِ اربعہ میں فرماتے ہیں: "أمّا الشيعة الذين يفضّلون علياً على الشيخين ولايطعنون فيهما أصلاً كالزّيدية، فتجوز خلفهم الصلوة، لكن تكره كراهة شديدة"۔ ترجمہ: وہ شیعہ جو مولیٰ علی کو شیخین پر تفضیل دیتے ہیں اور شیخین کی شانِ پاک میں اصلاً طعن نہیں کرتے جیسے زیدیہ، ان کے پیچھے نماز جائز تو ہے لیکن سخت کراہت کے ساتھ مکروہ ۱۲۔ اس سے کراہتِ تحریمی ثابت ہوئی ۱۲۔ (مطلع القمرین، ص 141، مکتبہ امام اہلسنت)

31: مطلع القمرین، ص 163، مکتبہ امام اہلسنت۔

نقول ، أمّا الابتداع فيثبت...إلخ."یعنی،ہم تفضیلیوں کے کافر ہونے کا قول نہیں کرتے اور اللہ کی پناہ ہو کہ ہم یہ قول کریں، لیکن اُن کا بدعتی ہونا وہ تو ثابت ہے... الخ۔[32]

مسئلۂ تفضیل پہ اقوالِ آئمہ

(1) سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: "كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ - صلّى الله عليه وسلّم - فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضى الله عنهم."[33] یعنی ہم گروہِ صحابہ زمانۂ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں ابو بکر پھر عمر پھر عثمان کے برابر کسی کو نہ گنتے۔

(2) سیّدنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے:" كنّا معاشر أصحاب رسول الله صلّى الله عليه و سلّم ـ و نحن متوافرون ـ نقول : أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثمّ عمر...إلخ."[34] یعنی،ہم

32: فتاویٰ رضویہ،28/669،رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

33: صحیح بخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم،حدیث:3655،ص899،دار ابن کثیر۔

34: تاریخ الخلفاء،فصل فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم،ص121۔

اَصحابِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثیر و متوافر کہا کرتے: افضل اُمّت بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر صدیق ہیں، پھر عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔۔۔الخ۔

(3) حضرت میمون بن مہران رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال ہوا، "عليٌّ أفضل عندك أم أبو بكر و عمر؟" یعنی، شیخین افضل ہیں یا حضرت علی"؟ اس کلمہ کے سنتے ہی ان کے بدن پر لرزہ پڑا یہاں تک کہ عصا دستِ مبارک سے گر گیا اور فرمایا: "ما كنتُ أظن أن أبقى إلى زمان يعدل بهما ، لله دَرُّهما ! كانا رأسي الإسلام." یعنی، مجھے گمان نہ تھا اس زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں لوگ ابو بکر و عمر کے برابر کسی کو بتائیں گے"۔ (35)

ان تینوں روایات کو نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی کتاب "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبقَةِ الْعُمَرَین" میں فرماتے ہیں: "یہاں سے ظاہر کہ زمانۂ صحابہ و تابعین میں تفضیلِ شیخین پر اِجماع تھا اور اس کے خلاف سے ان کے کان محض نا آشنا اور اسے ایسا جلی و صریح اور خلاف کو ناگوار و قبیح سمجھتے کہ بمجرد سوال صدمۂ عظیم گذر، دفعۃً بدن کانپ اُٹھا۔

اسی طرح امام شافعی وغیرہ اکابر ائمہ و سادات الاُمۃ اس معنٰی پر اِجماعِ صحابہ و

35: تاریخ الخلفاء، فصل فی اسلامہ، ص107۔

تابعین نقل کرتے ہیں کما حکاہ البیھقی وغیرہ و کفی بھم قدوۃ فی الدین." (جیسہ کہ اس کو امام بیہقی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے حکایت کیا اور ان کا دین میں پیشوا ہونا کافی ہے۔)[36]

(4) شاعرِ دربارِ رسالت، صحابیِ رسول حضرت سیّدنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اَفضلیتِ صدیق اکبر کا بیان بارگاہِ رسالت میں کیا اور افضل الخلق لاطلاق نبیِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر مہرِ تصدیق ثبت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت امام زُہری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مدّاحِ رسول حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرشاد فرمایا: ((ھل قلتَ فی أبی بکر شیئاً؟)) تم نے ابو بکر کی تعریف میں بھی کچھ کہا ہے؟ حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ((قُلْ وَ أَنَا أَسْمَعُ)) پڑھو کہ ہم سُنیں۔ حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منقبتِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے یہ اَشعار عرض کئے:

وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَ قَدْ ... طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلا

وَ كَانَ حِبّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا ... مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلا

36: مطلع القمرین، ص135، مکتبہ امام اہلسنت۔

(1)بلند غار میں دو میں سے دوسرا اور جب وہ پہاڑ پر چڑھے تو دشمن اس کے اِرد گرد پھر رہے تھے

(2)اور وہ سرکارِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں۔ تمام مخلوق جانتی ہے کہ ان کے برابر کوئی نہیں۔

سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں تک خندہ فرمایا کہ نواجذ شریفہ ظاہر ہوگئے اور ارشاد فرمایا:((صَدَقْتَ یَاحَسَّانُ ؛ هُوَ كَمَا قُلْتَ)).یعنی، اے حسان!تم نے سچ کہا وہ(ابو بکر) ایسے ہی ہیں۔[37]

(5)امیر المومنین علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَه فرماتے ہیں:"لا يفضّلني أحدٌ على أبي بكر و عمر إلّا جلدتُه حدّ المفتري."[38] یعنی، جسے میں پاؤں گا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجھے افضل بتاتا ہے، تو میں اُسے مُفتری یعنی اِفتراء و بہتان لگانے والے کی حد ماروں گا کہ اَسّی کوڑے ہیں۔

(6) چنانچہ حافظ الشان امام ابنِ حجر عسقلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "فتح الباری شرح صحیح البخاری"میں تحریر فرماتے ہیں: وَنَقَلَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الِاعْتِقَادِ بِسَنَدِهِ إِلَى أَبِي ثَوْرٍ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ وَأَتْبَاعُهُمْ عَلَى

37:تاریخ الخلفاء، فصل فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم، ص124۔

38:تاریخ الخلفاء، فصل فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم، ص122۔

أَفْضَلِيَّةِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِيّ.[39] یعنی امام شافعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صحابۂ کرام اور تابعین عظام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن نے جنابِ صدیق، پھر حضرتِ عمر، پھر سیّدنا عثمان اور پھر مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کی اَفضلیت پر اِجماع فرمالیا ہے۔

(7) امام علام ابو زکریا محی الملۃ والدین نووی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شرح صحیح مسلم "المنہاج" میں فرماتے ہیں: "واتفق أهل السنّة على أنّ أفضلهم أبو بكر ثم عمر...إلخ." یعنی، اہلِ سنّت کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابۂ کرام میں سب سے افضل ابو بکر اور پھر حضرت عمر ہیں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔

مزید فرماتے ہیں: "قال أبو منصور البغدادي : أصحابنا مجمعون على أنّ أفضلهم الخلفاء الأربعة على الترتيب المذكور...إلخ."[40] یعنی، ابو منصور بغدادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمارے اَصحاب اِجماع کئے ہوئے ہیں کہ افضل صحابہ خُلفائے اَربعہ ہیں ترتیبِ مذکور پر۔

(8) شارحِ بخاری امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ "ارشاد

39: فتح الباری شرح صحیح البخاری، الجزء السابع، تحت الحدیث: 3655، ص20، دار الکتب العلمیۃ۔

40: المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج، کتاب فضائل الصحابۃ، 2 /272، مکتبہ غوثیہ۔

الساری شرح صحیح البخاری" میں فرماتے ہیں: "الأفضل بعد الأنبياء أبو بكر، وقد أطبق السلف على أنّه أفضل الأمّة. حكى الشافعي وغيره إجماع الصحابة والتابعين على ذلك."[41] یعنی، انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد افضلُ البشر ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور تحقیق سلف صالح نے ان کے افضلِ اُمت ہونے پر اتفاق کیا، امام شافعی وغیرہ اس اَمر پر اجماعِ صحابہ و تابعین نقل کرتے ہیں۔

(9) شارحِ بخاری امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "**المواہب اللدنیہ**" میں فرماتے ہیں: "وأفضهم عند أهل السنّة إجماعا: أبو بكر ثمّ عمر...إلخ."[42] یعنی، اہل سنّت کے نزدیک بالاِجماع افضل الصحابہ ابو بکر ہیں، پھر عمر۔

(10) امام جلال الدین سیوطی شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "**تاریخ الخلفاء**" میں تحریر فرماتے ہیں: "أجمع أهل السنة على أنّ أفضل الناس بعد رسول الله صلّى الله عليه و سلّم أبو بكر ثمّ عمر ثمّ عثمان ثمّ علي ثمّ سائر العشرة ثمّ باقي أهل بدر ثمّ باقي أهل أحد ثمّ باقي أهل البيعة

41: ارشاد الساری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 8/147۔

42: المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الرابع الفصل الثانی، القسم الرابع 2، 679، المکتب الاسلامی۔

ثمّ باقي أهل الصحابة هكذا حكى الإجماع عليه أبو منصور البغدادي."[43] یعنی، اہلِ سنّت کا اِجماع ہے کہ رسولِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم (اور سارے انبیاء و رُسل) کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی، پھر بقیہ عشرۂ مبشّرہ، پھر بقیہ اہلِ بدر، پھر بقیہ اہلِ اُحد، پھر بقیہ اہلِ بیعتِ رضوان اور پھر (ان کے بعد) باقی صحابۂ کرام افضل ہیں۔ ابو منصور بغدادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حکایت کیا ہے کہ اِس پر اِجماع ہے۔

(11) امام ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "**فتاویٰ حدیثیہ**" میں تحریر فرماتے ہیں: "ومن ثمّة أجمع أهل السنّة من الصحابة و التابعين فمن بعدهم على أنّ أفضل الصحابة على الإطلاق أبو بكر ثمّ عمر رضي الله عنهما والله سبحانه و تعالى أعلم."[44] یعنی، صحابۂ کرام، تابعین اور ان کے بعد تمام ہی اہلسنّت کا اِس بات پر اِجماع ہے کہ تمام صحابہ میں عَلَی الاِطلاق سب سے افضل حضرت ابو بکر اور جنابِ عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

(12) امام ابنِ حجر ہیتمی مکی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "**الصواعق المحرقة**" میں تحریر

43: تاریخ الخلفاء، فصل فی انہ افضل الصحابۃ و خیرھم، ص121۔

44: الفتاوی الحدیثیہ، مطلب: حدیث انا مدینۃ العلم ۔۔۔ الخ، ص465، دار الکتب العلمیۃ۔

فرماتے ہیں:"اعلم أنّ الذي أطبق عليه عُظماء الملّة و علماء الأمّة أنّ أفضل هذه الأمّة أبو بكر الصِّدِّيق ثمّ عمر...إلخ."[45] یعنی، جان لو کہ مشائخ مِلّت اور علمائے اُمّت کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ اس اُمّت میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

(13) محقّقِ اہسنّت شیخ علی بن سُلطان المعروف علّامہ علی قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "مِنَحُ الرَّوْضِ الْاَزْھَر شرحُ الفِقْہِ الْاَکْبَر" میں فرماتے ہیں:"تفضيل أبي بكر و عمر رضي الله عنهما متفق عليه بين أهل السنّة."[46] یعنی، حضرات ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی افضیت کا مسئلہ اہلِ سنّت کے نزدیک متفق علیہ ہے (یعنی اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے)۔

(14) محقّقِ اہسنّت علّامہ علی قاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "مِنَحُ الرَّوْضِ الْاَزْھَر شرحُ الفِقْہِ الْاَکْبَر" میں فرماتے ہیں:"والذي أعتقده و في دين الله أعتمده ،أنّ تفضيل أبي بكر رضي الله عنه قطعي حيث أمره رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم بالإمامة على طريق النيابة مع أنّ

45: الصواعق المحرقۃ، ص 179، مکتبۃ فیاض۔

46: منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر، ص 111، مکتبۃ المدینۃ۔

المعلوم من الدين أنّ الأولى بالإمامة أفضل ، و قد كان علي كرّم الله وجهه حاضراً في المدينة ، و كذا غيره من أكابر الصحابة رضي الله عنهم ، وعينه عليه الصّلاة و السّلام لما علم أنّه أفضل الأنام في تلك الأيام ... إلخ."[47] یعنی، اور وہ بات جس کا میں اعتقاد رکھتا ہوں اور دینِ خُدا میں جس پر میں اعتماد کرتا ہوں، یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَفضلیت قطعی ہے؛اس طرح کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بطورِ نیابت ان کو اِمامت کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا،باوجود یہ کہ دِین کا یہ مسئلہ معلوم ہے کہ اِمامت کے لیے افضل شخص ہی اَولی ہوتا ہے۔ اور (اُن دِنوں) مدینہ شریف میں مولا علی لمرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہ موجود تھے اور ان کے علاوہ دیگر اکابر صحابۂ کرام بھی موجود تھے۔ سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اِمامت کے لیے متعیَّن فرمایا، یہ جانتے ہوئے کہ ان دِنوں (بعدِ انبیاء ورُسل) یہی ساری مخلوق میں افضل ہیں۔

مفسِّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "**مرآۃ المناجیح**" میں اِسی بات کو یوں بیان فرمایا ہے: "حضرت ابو بکر صدیق تمام صحابہ سارے اہلِ بیت سے افضل بھی ہیں اور زیادہ عالِم بھی؛ کیونکہ امام اُسی کو بنایا

47: منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر، ص 112، مکتبۃ المدینہ۔

جاتا ہے جو سب سے زیادہ عالم اور افضل ہو، معراج میں سارے نبیوں کی اِمامت حضورِ انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کی کہ سب نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی؛ کیونکہ آپ ان سب حضرات سے افضل اور بڑے عالم تھے۔"(48)

(15) امام ربّانی شیخ مجدِّدِ الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "**افضلیّتِ حضرات خلفائے اَربعہ بترتیب خلافت ایشان ست چہ اجماع اہلِ حق است کہ افضل اہلِ بشر بعد پیغامبران صلوات اللہ تعالٰی و تسلیماتہ سبحانہ علیہم اجمعین حضرت صدیق است رضی اللہ تعالٰی عنہ بعد ازان حضرت فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔۔۔ الخ۔**"(49)

یعنی، حضراتِ خُلفائے اَربعہ کی اَفضیت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے؛ کیونکہ تمام اہلِ حق کا اِس بات پر اِجماع ہے کہ نبیوں کے بعد سب سے افضل بشر حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔۔۔ الخ۔

(16) شیخ محقّق شاہ عبد الحق محدِّث دہلوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "**تکمیل الایمان**"

48: مرآۃ المناجیح، 8/354، نعیمی کتب خانہ۔

49: مکتوباتِ امام ربانی، جلد 3، ص 28۔

میں تحریر فرماتے ہیں: "**وھم امام نووی در اصول حدیث می گوید کہ افضل اصحاب علی الاطلاق ابو بکر (رضی اللہ عنہ) است بعد ازان عمر (رضی اللہ عنہ) بہ اجماع اھل سنت۔**"[(50)]

یعنی، امام نووی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُصولِ حدیث میں تحریر فرمایا ہے کہ سب صحابہ میں سے عَلَی الاِطلاق افضل حضرت بو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ اس عقیدے پر تمام اہل سنّت کا اجماع ہے۔

شیخ محقّق شاہ عبدالحق محدِّث دہوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ علیہ مزید فرماتے ہیں: "**وبالجملہ قرار داو مشائخ اھل سنت بران است کہ در تقدیم ابو بکر (رضی اللہ عنہ) و عمر (رضی اللہ عنہ) بر سائر صحابہ الخ۔**"[(51)]

یعنی، الغرض اہل سنّت کے مشائخ کا یہ طے شُدہ نظریہ ہے کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دیگر تمام صحابۂ کرام پر تقدیم (برتری) حاصل ہے۔

50: تکمیل الایمان، 147، الرحیم اکیڈمی۔

51: تکمیل الایمان، 148، الرحیم اکیڈمی۔

(17) شیخ الاسلام، مجدِّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "اہلِ سنّت کا اِجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت امامِ اَولیاء مرجعُ العُرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرّم اللہ وجہہ سے بھی اَکرم واَفضل واَتمّ واَکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں۔۔۔ الخ۔"(52)

(18) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے رسالے "اُمورِ عشرین در اِمتیازِ عقائدِ سُنّیین" میں تحریر فرماتے ہیں: "جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر قُربِ الٰہی میں تفضیل دے وہ گمراہ مخالفِ سنّت ہے۔"(53)

(19) خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالاَفاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اہلِ سنت کا اس پر اجماع ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام عالَم سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت عمر، ان کے بعد حضرت عثمان، ان کے بعد حضرت علی، ان کے بعد تمام عشرہ مبشرہ، ان کے بعد باقی اہلِ بدر، ان کے بعد باقی اہلِ اُحد،

52: فتاویٰ رضویہ، 28/420، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

53: فتاویٰ رضویہ، 29/615، رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

ان کے بعد باقی اہلِ بیعت، پھر تمام صحابہ۔ یہ اِجماع ابو منصور بغدادی نے نقل کیا ہے۔"(54)

(20) خلیفہ و تلمیذِ اعلیٰ حضرت، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: "بعد انبیاو مرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمٰن غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جو شخص مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔"(55)

(21) شارحِ بُخاری، فقیہِ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: "اہلِ سنّت و جماعت کا اِس پر اِجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام اُمت سے افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔"(56)

شارحِ بُخاری، فقیہِ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

54: سوانح کربلا، ص 38-39، مکتبۃ المدینہ۔

55: بہار شریعت، حصہ اوّل (1)، 1 241-246، مکتبۃ المدینہ۔

56: فتاویٰ شارح بخاری، 2/16۔

عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: "اہلِ سنّت و جماعت کے یہاں فضیلت علیٰ ترتیب الخلافت ہے۔ یعنی ساری اُمت سے افضل صحابۂ کرام ہیں اور سارے صحابہ سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے بعد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔"[57]

(22) شارحِ بُخاری، فقیہِ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: "اس پر اہلِ سنّت کا اجماع ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد، بلکہ انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔۔۔ الخ۔"[58]

(23) مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اہلِ سنّت کا عقیدہ ہے کہ حضرت صدیق اَفضلُ الخلق بعدِ انبیاء ہیں، ان کی اَفضیتِ مطلقہ قرآن سے ثابت ہے، ربّ فرماتا ہے: "وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ"[59] (اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے

57: فتاویٰ شارح بخاری، 2/18۔

58: نزھۃ القاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 4/434، فرید بک سٹال۔

59: پ18، النور: 22۔

ہیں)،اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ میں خطاب سارے صحابہ اہل بیت سے ہے اور اُولوا لفضل مطلق ہے۔"[60]

(24) شیخ الحدیث، فقیہِ اعظم مولانا ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اپنے "فتاوی نوریہ" میں تحریر فرماتے ہیں:"اہل السنّت و الجماعت کا یہ عقیدہ اَظہر مِنَ الشَّمس ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد لانبیاء والرُّسل اَفضل البشر ہیں۔"[61]

(25) فقیہِ ملّت مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں:"سیِّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبیاءِ کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے افضل ہونا تمام علماء اہلسنّت کے نزدیک مسلَّم ہے۔"[62]

60:مرآت المناجیح،8/353،نعیمی کتب خانہ۔

61:فتاوی نوریہ،1/320۔

62:فتاوی فیض الرسول،1، 84،شبیر برادرز۔

اس تحریر میں "عقیدۂ افضیلتِ صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ" کا بیان مختصر اور اجمالی انداز میں کیا گیا ہے۔ اس عقیدے کے ثبوت میں قرآن و حدیث کی نُصوص اور دیگر دلائل شرعیہ کی تفصیلات جاننے کیلئے شیخ الاسلام، امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُتب "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی" اور "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبْقَةِ الْعُمَرَیْن" کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

جلوہ ہے نور ہے کہ سراپا رضا کا ہے
تصویرِ سُنّیت ہے کہ چہرہ رضا کا ہے

وادی رضا کی، کوہِ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

سگِ درگاہِ اعلیٰ حضرت

ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

رازدارِ مصطفیٰ صدیق ہیں

از قلم: ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

راز دارِ مصطفیٰ صدیق ہیں
پیشوائے مرتضیٰ صدیق ہیں

مُصطفیٰ کے باوَفا صدیق ہیں
مُرتضیٰ کے پیشوا صدیق ہیں

لائق مدح و ثنا صدیق ہیں
عشق احمد میں فنا صدیق ہیں

اَوّلین و سابِقیں اَصحاب کے
مُبتدا و مقتدا صدیق ہیں

مُصطفیٰ کے بعد اُمت کے لیے
سب سے پہلے رَہنما صدیق ہیں

بعد نبیوں کے ہوا اَفضل مقام
بالیقیں فضلِ خُدا صدیق ہیں

ساری اُمّت میں کوئی ان سا نہیں
صاحبِ فضل و عُلا صدیق ہیں

ہوں عُمر ، عثمان یا مولا علی
سب کے رَہبر باخُدا صدیق ہیں

اہلِ بیتِ پاک یا اَصحاب ہوں
سب کی آنکھوں کی ضیا صدیق ہیں

زوجۂ سرکار کے پدرِ شفیق
صِہر و یارِ مُصطفیٰ صدیق ہیں

"اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ" سے روشن ہوا
خاص یارِ مُصطفیٰ صدیق ہیں

"فضل والا" کہہ دیا قُرآن نے
کیسے عالی مرتبہ صدیق ہیں

کر دیا "وَالَّیل" نے سب پر عیاں
سرورِ کُل اتقیا صدیق ہیں

صادِق و مَصْدُوق آقا کے غلام
پیکرِ صِدْق و صَفا صدیق ہیں

دِین کی خاطر سہے جَور و سِتَم
پیکرِ صبر و رضا صدیق ہیں

ہجرت و غزوات میں ، ہر موڑ پر
رازِ دارِ مُصطفیٰ صدیق ہیں

راہِ ہجرت کے لیے اَحباب میں
اِنتخابِ مُصطفیٰ صدیق ہیں

سانپ سے ڈَسوا لیا تھا غار میں
کرنے والے جاں فِدا صدیق ہیں

خوش نُما و خوش اَدا ، کانِ سخا
جان و دِل جن پہ فِدا صدیق ہیں

صاحبِ جاہ و حَشَم ، بحرِ کرم
فضل و رحمت کی گھٹا صدیق ہیں

مایۂ جود و سَخا ، ابرِ کرم
صاحبِ لُطف و عطا صدیق ہیں

شاد ہو بُرہاؔن کے قلبِ حزیں
غمزدوں کا آسرا صدیق ہیں

ہر گلی ہر جا یہی اِعلان ہے!

از قلم: ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی

ہر گلی ہر جا یہی اِعلان ہے
بالیقیں صدیق میری جان ہے

بچہ بچہ سُنّیوں کا کہہ اُٹھا
جاں میری صدیق پہ قُربان ہے

ذاتِ والا اُن کی بعد از انبیاء
سب سے افضل ہیں ، میرا ایمان ہے

خود نبی نے کر دیا جس کو اِمام
بعد نبیوں کے وہی ذیشان ہے

جو نبی کا دِلبر و دِلدار ہے
دِل اُسی صدیق پہ قُربان ہے

کرتا ہے توہین جو صدیق کی
بالیقیں وہ بندۂ شیطان ہے

نارِ دوزخ سے وہ کوسوں دُور ہیں
اِس پہ ناطِق آیتِ قُرآن ہے

سب سے اَفضل ہے ولی مخلوق میں
سارے وَلیوں کا وہی سُلطان ہے

ذِکرِ بُوبکر و علی ہو خیر سے
اہلسنّت کی یہی پہچان ہے

حُبِّ صدیق و علی جس میں نہیں
دِل وہی تاریک ہے ویران ہے

زوجۂ سرکار ہیں بنتِ عتیق
رشتۂ صدیق عالی شان ہے

پہلا مومن وہ ہوا ، پہلا خطیب
پہلا واعظ ، صاحبِ عرفان ہے

رفعتِ صدیقِ اکبر دیکھ کر
آسماں بھی دنگ ہے حیران ہے

حُبِ صدیق و عمر ، عثماں علی
حُبِ شاہِ دین کی بُرہان ہے

ابوالحقائق راشد علی رضوی عطاری مدنی کی چند تصانیف